مولانا عبد المجید سالک

نقد و نظر

اسلام اور موسیقی

مصنفہ ۔ مولانا شاہ محمد جعفر ندوی
شائع کردہ ۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ ۔ کلب روڈ ۔ لاہور

موسیقی کے متعلق دینِ اسلام کا رویّہ کیا ہے ۔ اس کی بابت ہم ہمیشہ سے یہی سنتے آئے ہیں ۔ کہ حضورؐ نے بعض اوقات دف پر چھوٹی لڑکیوں کا گانا سنا ۔ صحابہ کرامؓ میں سے بھی بعض موسیقی کا ذوق و اشغال رکھتے تھے ۔ لیکن اس کے باوجود اکثر ائمہ فقہا نے بعض احادیث کی بنا پر اس کو حرام قرار دیا ہے ۔ البتہ صوفیہ کرام زیادہ تر سماع کے قائل رہے ہیں ۔ بعض مع مزامیر اور بعض بے مزامیر ۔ لیکن جہاں تک اس کے جواز و عدمِ جواز کا تعلق ہے شاید کسی صوفی بزرگ نے اس کو ناجائز قرار نہیں دیا ۔

لیکن مولانا شاہ محمد جعفر ندوی کی تازہ تصنیف "اسلام اور موسیقی" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بعض ائمہ فقہا نے اس بارے میں جو شدّت و غلظت اختیار کی ۔ وہ زیادہ تر مصالحِ امت کے نقطۂ نگاہ سے تھی ۔ اور وہ جانتے تھے ۔ کہ اگر اس بارے میں ذرا سی رخصت سے بھی کام لیا گیا ۔ تو بمصداق "زنندِ لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ" لوگوں میں یہ اشتغال عام ہو جائے گا ۔ جو کسی اعتبار سے مسلمان کی زندگی کے لئے مفید ثابت نہ ہو گا ۔ حضرات ائمہ نے اپنے اس موقف کی تقویت کے لئے جو احادیث پیش کیں ۔ ان میں سے اکثر کے متعلق محدثین کرام کی رائے یہ تھی کہ وہ ضعیف و موضوع تھیں ۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اکابر صوفیہ نے جو طریقت کے علاوہ علومِ شریعت کے بھی ماہر تھے ، فقہاء کی آرا کو زیادہ اہمیت نہیں دی ۔ اور سماع کو نہ صرف جائز قرار دیا ۔ بلکہ اس کو گدازِ قلب کا ایک ذریعہ گردان کر مجالسِ موسیقی آراستہ کیں ۔ چنانچہ ہندوستان و پاکستان میں قوالی کا مشغلہ صوفیہ کی مجالس کا ضروری جزو قرار پا گیا ۔

"اسلام اور موسیقی" میں شاہ محمد جعفر ندوی نے سب سے پہلے تو جمالیات کے متعلق قرآنِ حکیم کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی ہے اور بتایا ہے کہ قرآن حسنِ منظر ، حسنِ صوت ، حسنِ سلوک ، حسنِ عمل غرض تمام مادی و روحانی اشیاء و اعمال میں حسن و جمال کا داعی ہے ۔ پھر احادیث سے بھی اسی چیز کا ثبوت بہم پہنچایا ہے ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی "مزامیر" کا ذکر کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو کسی ناجائز چیز کی اجازت نہیں دیا کرتا ، چہ جائیکہ

ادارۂ تحریر

- ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم (مدیر مسئول)
- محمد حنیف ندوی
- محمد جعفر پھلواروی ندوی
- بشیر احمد ڈار
- رئیس احمد جعفری ندوی
- شاہد حسین رزاقی

ناشر

ادارۂ ثقافت اسلامیہ

۲ - کلب روڈ - لاہور